Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 2, Issue: 2,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjicc.u15-v2.2(21)235-247
http://arjicc.com/index.php/arjicc

مکی عہد نبوی میں ولید بن مغیرہ: شخصیت و کردار (تجزیاتی و تحقیقی مطالعہ)

Walid Ibn Mughira in the Prophetic age of Mecca: Personality and Character (Analytical and Research Study)

Dr. Hafiz Muhammad Sarfraz Ghani*

Abstract
Al-Walid Ibn Al-Mugirah (550-622 AD) was prominent figure of the tribe of Banu Makhzum. This well-known family was responsible for warfare matters before advent of Islam. Walid Ibn-Mughirah was very courageous, fearless and lionhearted chieften. He was very wise, rational, Sensible and enlightened man. He was to much affluent and abundant of wealth in Makkah Being a chief of the Quraish, he made sueh remarkable a judgements which are not forgettable till now a days. It is said that by the Arabs and the other historians, cutting hands of thieves, unyoking before starting circumambulating the kaba and spillaging of Baitullah was decided by Walid Ibn-Mugirah. Due to these qualities he was called "Flower and fair" of Quraish. At the advent of Islam, When the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) started preaching that there is no God but Allah (سبحانہ وتعالیٰ) every other person turned against him. Walid Ibn-Mughirah not only refused to accept the teachings of divine faith but also tried his best to stop the preaching and religious activities of Prophet Muhammad (ﷺ). Every delegation which was sent from Quraish towards Hazrat Abu Talib, he was elected as head of each time he and his idolater companions stressed upon Hazrat Abu Talib to halting preaching of Islam. But theyfaild to get their favorable results. The Holy Prophet Muhammad (ﷺ) wanted with core of heart that Walid Ibn-Mughira might be eccepted Islam. For this Purpose, the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) met him many time but due to his tribal prejudice and proudness of becoming greater on than the Holy Prophet Muhammad (ﷺ) he died on the deism of Islam and creed of his forfathers.

Keywords: Chieften, Affluent, Intellectual, Flower and fair, Deism, Creed.

نام ونسب:

ولید مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم یقظہ بن مروہ بن کعب بن لوی

نام: ولید بن مغیرہ کا صحیح نام عبد شمس تھا۔

معاشرتی مرتبہ ومقام:

ولید بن مغیرہ قریش میں صاحب عقل و فہم اور بڑا فصیح البیان خطیب مانا جاتا تھا اور اس کو مکہ میں جو عزت و مقام حاصل تھا وہ کم ہی لوگوں کو ملا ہے۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں قریش کے سرداروں میں سے تھا، حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد جن لوگوں نے قریش کی سیادت کا دعویٰ کیا ان میں وہ بھی شامل تھا، اسلام سے قبل ہی اس نے شراب نوشی بالکل ترک کردی تھی۔ چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا

* Assistant Professor (Visiting) Islamic Studies, University of Education Faisalabad Campus.
Email: hafizsarfraz99@gmail.com

سب سے پہلے انہوں نے ایجاد کی تھی جس کے بعد اسلام نے بھی توسیع کر دی۔ انہیں ''عدل قریش کے نام سے پکارا جاتا تھا'' اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو قریش نے کہا اس کا زیادہ مستحق ولید بن مغیرہ ہے عرب والے اسے ''ریحانہ قریش'' یعنی قریش کا پھول کہتے تھے۔(1)

ایک سال صرف وہ اکیلا خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا کرتا اور دوسرے سال تمام قریش مل کر غلاف چڑھاتے تھے، اس کے علاوہ عربوں میں جو سخاوت فیاضی کا عنصر نمایاں طور پر پایا جاتا تھا اس کا اثر اس کے کردار میں کچھ اس طرح تھا کہ حج کے موسم میں منیٰ کے مقام پر تمام حاجیوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا اس کے علاوہ اور کسی شخص کو اجازت نہ تھی کہ وہ منیٰ میں آگ جلائے کھانا پکانے کے لیے حجاج کے ساتھ اس کا مشفقانہ سلوک کی وجہ سے زائرین کعبہ اس کے بے حد مداح اور ثناء خواں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سخاوت وفیاضی کے ساتھ ساتھ مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا تھا۔ بارہ ہزار دینار سے کم کسی وقت بھی اس کے پاس روپیہ نہ ہوتا تھا۔ وہ بے شمار باغات کا مالک تھا جو مکہ سے طائف تک چلے گئے تھے اور جن کا پھل سال بھر ختم نہ ہوتا تھا۔(2)

معاشرتی طور پر وہ پختہ ارادے کا مالک تھا اور بہادری میں بھی کمال کا درجہ رکھتا تھا۔ اس کی بہادری اور ارادے کا پختہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت کعبہ کو شہید کرنا ہے۔ جب بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل کعبہ کو ڈھا کر نئے سرے سے قریش مکہ نے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو کوئی شخص اس کے کسی حصے کو گرانے کے لیے آگے نہیں بڑھتا تھا آخر ولید بن مغیرہ نے کدال ہاتھ میں لی اور یہ کہہ کر عمارت گرانا شروع کر دی:

''انا ابدأ کم فی هد مها فاخذ المعوک ثم قام علیها وهو بقو ل اللهم لاتدع! اللهم انا ندید الا الخیر-''(3)

''میں اس عمارت کو گرانے کی ابتدا کرتا ہوں اس نے کدال لی اور جنوبی دیوار کے چند پتھر گرانے کے ساتھ ساتھ یہ دعا مانگ رہا تھا کہ اے اللہ ہمیں خوف زدہ نہ کرنا۔ اے اللہ ہم صرف خیر کا ارادہ رکھتے ہیں۔''

ولید کعبہ کی اس قدر تعظیم کرتا تھا کہ کبھی اس میں جوتا پہن کر داخل نہیں ہوتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے اس طریقے کو رواج دیا وہ ولید بن مغیرہ ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کو جو اوصاف و خصائل عطا فرمائے تھے ان کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اسلام قبول کرتا اور قرآن حکیم کی تصدیق کرنے میں پیش پیش ہوتا لیکن بد قسمتی سے خاندانی غرور اور جاہ و حشم اس کے راستے میں حائل ہو گیا اور اپنی سرداری اور وجاہت کو برقرار رکھنے کے لیے نہ صرف خود اسلام سے محروم رہا بلکہ اس کو پھیلنے سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ سرور عالم ﷺ نے دعوت توحید کا آغاز فرمایا تو مشرکین قریش سیخ پا ہو گئے اور انہوں نے حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے نام لیواؤں کو ستانے اور دعوت حق کے راستے میں روڑے اٹکانے پر کمر باندھ لی۔ اس کام میں ابو جہل، ابو لہب، عاص بن وائل، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور ولید بن مغیرہ پیش پیش تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو تبلیغ حق سے باز رکھنے کے لیے بڑا زور لگایا لیکن آپ ﷺ نے ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور برابر تبلیغ حق کا فریضہ اور فرماتے رہے۔

نبی کریم ﷺ نے جب دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا تو قریش نے مختلف طریقوں سے اس دعوت کو روکنے کے لیے کوشش کی اور اس دعوت کو روکنے کے لیے جو انہوں نے سب سے موثر طریقہ اختیار کیا وہ وفود کا حضرت ابو طالب کے پاس بھجوانا تھا۔ پہلا وفد جو حضرت ابو طالب کے پاس آیا ان میں قریش کے بڑے بڑے سردار آئے جن کے نام کچھ یوں ہیں۔ عقبہ، شیبہ، ربیعہ بن عبد شمس، الاسود بن المطلب، عمرو ابن ہشام اور ولید بن مغیرہ وغیرہ قابل ذکر تھے۔ ان لوگوں نے کہا "اے ابو طالب! آپ کے بھتیجے نے ہمارے معبودوں کو گالیاں دی ہیں اور ہمارے دین میں عیب نکالے ہیں اور ہم میں سے عقلمندوں کو بے وقوف بنایا اور ہمارے بزرگوں کو گمراہ بتایا، لہٰذا اب یا تو اس کو ہم سے روک دیجئے یا ہمارے اور اس کے درمیان دخل نہ دیں کیونکہ آپ بھی اس کے خلاف اس دین پر ہیں جس پر ہم ہیں آپ کی جانب سے بھی اس کا بندوبست کر لیں گے تو ابو طالب نے ان سے نرمی سے باتیں کیں اور انہیں حسن تدبیر سے واپس کر دیا تو ان کے پاس سے لوٹ گئے۔ اور رسول ﷺ اپنی اسی حالت پر قائم رہے اور اللہ کے دین کو اشاعت کرتے رہے۔ لیکن حضور ﷺ کا یہ عمل اور دعوت قریش مکہ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ دوسری بار پھر ولید بن مغیرہ اور اس کے ساتھی نبی کریم ﷺ کے چچا کے پاس آئے اور ان سے کہا اے ابو طالب آپ ہم میں بلحاظ عمر و نسب اور رتبہ میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں اور ہم نے آپ سے التجا کی تھی کہ آپ اپنے بھتیجے کو ہم سے روکے رکھیں لیکن آپ نے انہیں ہم سے نہیں روکا اور واللہ ہم اس حالت پر صبر نہیں کر سکتے کہ ہمارے بزرگوں کو گالیاں دی جائیں اور ہم سے عقلمندوں کو بے وقوف بنایا جائے اور ہمارے معبودوں میں عیب نکالے جائیں یا تو ہم اسے اپنے متعلق ایسی باتیں کرنے سے روک دیں گے یا پھر اس سے مقابلہ کریں گے پھر آپ اس میں دخل نہ دینا یہاں تک کہ دونوں گروہوں میں سے کوئی ایک برباد ہو جائے۔"(4)

حضرت ابو طالب نے ان کو جیسے بھی ہوا واپس بھجوا دیا لیکن ابو طالب کو اپنی قوم کی جدائی اور ان کی دشمنی بہت شاق گزری اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کرنے اور آپ ﷺ کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کو بھی دل گوارہ نہ کرتا تھا۔ اس لیے حضرت ابو طالب نے حضور ﷺ کو اپنے پاس بلوایا اور آپ سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے! تمہاری قوم میرے پاس آئی تھی اور انہوں نے مجھ سے اس طرح کی باتیں کی ہیں۔

حضرت ابو طالب کی باتیں سن کر نبی کریم ﷺ نے محسوس کیا شاید میں آپ کے لیے تکلیف کا باعث بن گیا ہوں اور میری وجہ سے آپ پریشان ہیں اور وہ آپ کی مدد ترک کر دیں گے اور آپ کو ان کے حوالے کر دیں گے اور اب آپ کی امداد اور حمایت سے عاجز ہو چکے ہیں اس لیے رسول ﷺ نے فرمایا:

"یاعم اواللہ لووضعو الشمس فی بعینی والقمر فی بسادی علی ان اترک ھذالا مدحتی بظھرہ اللہ او اھلک فیہ ماترکتہ"

"چچا جان واللہ اگر میری دائیں جانب سورج اور بائیں جانب چاند رکھ دیں کہ میں اس معاملے کو چھوڑوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اس کو غلبہ دے یا میں مر جاؤں تو بھی اسے نہ چھوڑوں گا۔"

یہ کلام کرنے کے بعد آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب آپ وہاں سے واپس ہو گئے تو ابو طالب نے آپ ﷺ کو پکارا اور کہا:

"بھتیجے ادھر آؤ نبی کریم ﷺ ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا بھیجے جاؤ اور جو چاہو کہو اللہ کی قسم کسی معاوضے پر بھی میں تمہیں ان کے حوالے ہر گز نہ کروں گا۔"(5)

ولید بن مغیرہ اور اس کی جماعت نے اس وفد کے بعد یہ محسوس کیا کہ ابو طالب نے رسول ﷺ کی امداد نہ کرنے سے بھی انکار کر دیا اور آپ کو ان کے حوالے کرنے سے بھی اور اس معاملے میں ان سب سے الگ ہو جانے اور ان کی مخالفت پر ان کا عزم مصمم ارادہ دیکھا۔ تو ولید بن مغیرہ جو ان میں سب سے زیادہ بوڑھا اور بااثر تھا اس نے ایک نئی چال چلی اور ایک بار پھر حضرت ابو طالب کے پاس آئے ولید بن مغیرہ نے حضرت ابو طالب سے بات شروع کرتے ہوئے کہا: "اے ابو طالب! یہ عمارہ بن الولید ہے جو قریش میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ یہ ہم آپ کو دیتے ہیں اس کو فرزندی میں لے لیجئے آج کے بعد یہ تمہارا بیٹا اور تم اس کے باپ۔ اگر اس کو قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت آپ کو ملے گی۔ ہر میدان، ہر معرکہ میں یہ آپ کا دست بازو ہو گا۔ ہمارا اس سے اب کوئی سروکار نہں اس کے بدلے میں اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے کر دو جو آپ کے اور ہمارے بزرگوں کے دین کا دشمن ہے جس نے آپ کی قوم کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے ہمیں احمق اور بے وقوف کہا ہے ہم اس کا قصہ تمام کر دیں گے اس طرح آپ کا بھی نقصان نہ ہو گا اور ہم سب ایک بہت بڑی مصیبت سے بچ جائیں گے۔" جب وہ اپنی بات مکمل کر چکا تو حضرت ابو طالب نے فرمایا:

"واللہ لبئس ماتسوموتنی اتعظورنی ابنکم اغذوہ لکہ واعطیکم ائنی تقتلو نہ ھذا واللہ مالا یکون ابدا۔"(6)

"بخدا! تم میرے ساتھ بہت برا سودا کر رہے ہو مجھے تو اپنا بیٹا دے رہے ہو میں اس کی خاطر و مدارت کروں اور اس کی پرورش کروں اور اس کے بدلے میں میرا بیٹا لینا چاہتے ہو کہ تم اس کو قتل کر دو بخدا ایسا! ہر گز نہ ہو گا۔"

حضرت ابو طالب کے اس جواب نے قریش کو بہت زیادہ غصہ دلایا تو ولید بن مغیرہ کی جماعت میں سے مطعم بن عدی نے حضرت ابو طالب سے کہا:

"خدا کی قسم! اے ابو طالب تیری قوم نے تیرے ساتھ کمال انصاف کیا اور بہت زیادہ کوشش کی ہے کہ آپ کو اس الجھن سے نکالیں جو آپ نے ناپسند کرتے ہوئے ان کی یہ منصفانہ پیشکش ٹھکرا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ ان سے کسی قیمت پر مفاہمت کے لیے تیار نہیں۔"

معطم بن عدی کی یہ بات سن کر حضرت ابو طالب نے فرمایا۔ اے معطم! "میری قوم نے ہر گز میرے ساتھ انصاف نہیں کیا البتہ تم نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور میرے خلاف ساری قوم کی مدد کی ہے۔"(7)

اس گفتگو کے بعد ولید بن مغیرہ کی قیادت میں آیا ہوا وفد ناکام اور مایوس ہو کر لوٹ گیا۔ اس وفد کے جانے کے بعد قریش کی عداوت اور دشمنی میں اضافہ ہو گیا انہوں نے حضور ﷺ اور آپ کے جانثار ساتھیوں کو اذیتیں، تکلیفیں دینا اور ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔ ولید بن مغیرہ کی اسلام دشمنی کا اندازہ لگانے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اس نے اپنے مال کے ساتھ اپنی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت میں قربان کرنے کا عہد کر رکھا تھا اور اپنی جھوٹی عناد اور سرداری کو قائم رکھنے کے لیے اپنے بیٹے کو قتل کروانے اور اس کی دیت کو

معاف کرنے پر تیار تھا لیکن حضرت ابو طالب کے ہمت اور حوصلے اور حضور ﷺ کی استقامت جرأت نے ان کی ہر تدبیر اور حکمت عملی کو خاک میں ملا دیا۔

قرآن حکیم اور ولید بن مغیرہ:

اللہ رب العالمین نے بعض مشرکوں اور کافروں کی طرف اشارہ کر کے قرآن مجید میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن بعض کے بارے میں بالکل واضح طور پر ان کے کردار کی اور ان کی راہ خدا میں دی جانے والی اذیتوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے عمرو بن ہشام اور ولید بن مغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ولید بن مغیرہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو آیات مقدسہ نازل کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

" ذرني ومن خلقت وحيدًا ٥وجعلت له مالًا ممدودًا ٥وبنين شهودًا ٥ومهدت له تمهيدًا ٥ثم يطمع ان ازيد ٥كلا انه كان لأياتنا عنيدًا ٥سارهقه صعودًا ٥انه فكر وقدر ٥فقتل كيف قدر ٥ثم قتل كيف قدر ٥ثم نظر ٥ثم عبس وبسر ٥ثم ادبر واستكبر ٥فقال ان هٰذآ الا سحر يؤثر ٥ان هٰذآ الا قول البشر ٥ساصليه سقر ٥ومآ ادراك ما سقر ٥لا تبقي ولا تذر "(8)

"آپ ﷺ چھوڑ دیجئے مجھے اور جن کو میں نے تنہا پیدا کیا ہے اور دے دیا ہے اس کو مال کثیر اور بیٹے دیئے جو پاس رہنے والے ہیں اور مہیا کر دیا ہے اسے ہر قسم کا سامان پھر طمع کرتا ہے کہ میں اسے مزید عطا کروں ہر گز نہیں وہ ہماری آیتوں کا سخت دشمن ہے میں اسے مجبور کردوں گا کہ وہ کٹھن چڑھے اس نے غور کیا اور پھر ایک بات طے کر لی اس پر پھٹکار نے کتنی بری بات طے کی۔ اس پر پھر پھٹکار کیسی بری بات اس نے طے کی پھر دیکھ، پھر منہ سنوارا اور ترش رو ہوا، پھر پیٹھ پھیری اور غرور کیا، پھر بولا یہ نہیں ہے مگر جادو جو پہلوؤں سے چلا آتا ہے یہ نہیں مگر انسان کا کلام، عقریب میں اسے جہنم میں جھونکوں گا اور تو کیا سمجھے جہنم کیا ہے؟ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے۔"

امام ابن کثیر ان آیات مقدسہ کے شان نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ آیات ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں آپ اس کے متعلق تاریخ طبری کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن مغیرہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے قرآن مجید کے متعلق دریافت کرنے لگا آپ ﷺ نے اس کو آگاہ فرما دیا۔ یہاں سے وہ قریش کی محفل میں چلا گیا اور انہیں کہنے لگا۔

"کیا یہی تعجب خیز کلام ہے؟ جس کی تلاوت ﷺ کرتے ہیں۔ بخدا! یہ نہ شعر ہے نہ جادو اور نہ ہی کسی مجنوں کی ہرزہ سرائی ہے یہ بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔"

جب قریش کے مجمع نے ولید کی گفتگو سنی تو ان میں شور مچ گیا وہ سر جوڑ کر بیٹھے اور باہم مشاورت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اگر ولید اپنا دین ترک کر کے مسلمان ہو گیا تو پھر قریش کو اسلام لانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ ابو جہل کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ فکر نہ کرو میں اس مشکل کو حل کر دیتا ہوں۔ چنانچہ ولید کے پاس ابو جہل گیا اور کہنے لگا کہ قریش کے لوگوں نے تمہارے لیے گھر گھر چندہ جمع کیا ہے وہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ مال و اولاد میں میرا کوئی ہمسر نہیں اس پر ابو جہل کہنے لگا کہ "لوگوں میں یہ افواہ گردش کر رہی ہے کہ ولید ابو

بکر کی طرف اس لیے راغب ہوا ہے تاکہ اس سے مالی مفاد حاصل کرے۔"

یہ سن کر کم ظرف ولید مشتعل ہو گیا اور کہنے لگا کہ کیا میرا قبیلہ میرے بارے میں یہ رائے رکھتا ہے؟ بخدا نہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قریب جاؤں گا اور نہ ہی عمر رضی اللہ عنہ کے اس کے ساتھ ساتھ نہ حضرت محمد ﷺ یہ کلام تو جادو ہے جسے نقل کر کے سنا دیا جاتا ہے۔(9)

ولید بن مغیرہ کی مکہ میں جو عزت و منزلت تھی اس کے پیش نظر کریم ﷺ کسی ایسے موقع کی تلاش میں رہتے کہ جب اس سے دین حق کے بارے میں بات ہو سکے تاکہ اس کے راہ حق پر آجانے کی بدولت بہت سارے لوگوں کا اسلام میں داخل ہونا آسان ہو جائے گا اس موقع کو پا کر ایک بار آپ ﷺ ولید بن مغیرہ کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور آپ ﷺ کو اس کے ایمان لانے کی امید بندھ رہی تھی آپ ﷺ کے پاس اچانک حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم آئے جو کہ نابینا تھے اور آداب مجلس کی رعایت کے بغیر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ!

"اقرانی وعله منی مماعلمتک الله"

"یا رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کو سکھایا ہے مجھے بھی وہ سکھایئے اور پڑھ کر سنائے۔"

حضرت عبداللہ ابن مکتوم کا یہ انداز گفتگو حضور ﷺ کو ناگوار گزرا، ناگواری کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ انور پر نمایاں ہوئے اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہ ہوا، اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں:

" عبس وتولّٰی Oان جآءہ الاعمٰی Oوما یدریك لعله یزکّٰی Oاو یذکر فتنفعه الذکرٰی Oاما من استغنٰی Oفانت له تصدّٰی Oوما علیك الا یزکّٰی Oواما من جآءك یسعٰی Oوھو یخشٰی Oفانت عنه تلھّٰی O کلآ انھا تذکرة Oفمن شآء ذکرہ Oفی صحفٍ مکرمةٍ O "(10)

""تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا ہے اور آپ کیا جانیں شاید وہ پاکیزہ تر ہو جاتا ہے یا وہ غور و فکر کرتا تو نفع پہنچاتی اسے یہ نصیحت ہے لیکن وہ جو پرواہ نہیں کرتا، آپ اس کی طرف تو توجہ کرتے ہیں اور آپ پر کوئی ضرر نہیں اگر وہ نہ سدھرے اور جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈر بھی رہا ہے تو آپ اس سے بے رخی برتتے ہیں ایسا نہ چاہیے یہ تو نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اسے قبول کرے یہ ایسے صحیفوں میں ثبت ہے جو معزز ہیں۔"

چنا ایک اہم وجوہات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں جن کی بدولت ولید بن مغیرہ آپ ﷺ کی نبوت اور ایمان لانے سے انکار کر رہا تھا۔

معاشی تنگی:

1۔ نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو جن لوگوں نے آپ کی نبوت پر اعتراض کیا اور آپ کی ظاہری غریبی اور معاشی حالات کی تنگدستی کو آپ کی کمزوری ظاہر کر کے آپ ﷺ کے نبی ہونے کا انکار کیا ان قریش سرداروں میں ولید بن مغیرہ بھی شامل تھا۔ ولید بن مغیرہ حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کرتے ہوئے کہتا "کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ محمد ﷺ پر تو وحی نازل ہو اور مجھے چھوڑ دیا جائے، حالانکہ میں قریش میں سب سے بڑا شخص ہوں اور سردار قریش ہوں اور ابو مسعود عمر بن حمیر الثقفی کو چھوڑ دیا جائے جو بنی ثقیف کا سردار ہے، پس ہم

دونوں ان دونوں ہستیوں کے بڑے ہیں پس ہم دونوں ان سے ہر لحاظ سے بڑے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

" وقالوا لولا نزل هٰذا القراٰن علٰى رجلٍ من القريتين عظيم"(11)

"اور انہوں نے کہا کہ قرآن ان دو ہستیوں میں سے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔"

اس آیت مبارکہ نے ولید بن مغیرہ کے نزدیک نبوت و رسالت کا جو معیار تھا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے بتادیا کہ نبوت و رسالت عطائے رب جلیل ہے اور اللہ رب العالمین کسی کی ظاہری شخصیت اور کردار کو نہیں دیکھتا اس لیے دنیا میں حضور ﷺ کی نبوت کا موزانہ روپے پیسے یا معاشرتی و سماجی حیثیت سے کرنا درست نہیں ہے۔

انتشار و افتراق:

2۔ ولید بن مغیرہ اور اس کے ساتھیوں کے نزدیک نبوت بھی ایک ایسا کام ہے جس کو کچھ لے کر یا دے کر اپنی خواہش یا ضرورت کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے ان کے نزدیک یہ بات تھی کہ اگر ہم نبی کریم ﷺ کے رب کو مان لیتے ہیں تو وہ بھی ہمارے ہاتھوں سے بنائے ہوئے معبودوں کو اپنا رب مان لیں گے اور ہمارے درمیان افہام و تفہیم کا راستہ نکل آئے گا۔ اس طرح معاشرے میں امن و امان قائم ہو جائے گا اس مقصد کے لیے ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبد المطلب اور امیہ بن خلف رؤسا مکہ اکٹھے ہو کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کی دعوت و تبلیغ سے معاشرے میں انتشار و افتراق پھیل رہا ہے اس طرح ہماری قوت کا جنازہ نکل جائے گا اور دشمن قبائل ہلہ بول کر ہمیں ختم کر دیں گے۔ اس صورت حال سے ہم بہت پریشان ہیں۔ آؤ ایک ایسی تجویز پر ہم متفق ہو جائیں کہ آپ کی بات بھی رہ جائے اور قوم کی یکجہتی بھی قائم رہ جائے اور اتحاد بھی برقرار رہے۔ اس کے لیے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ایک سال ہم سب مل کر آپ کے خدا کی عبادت کیا کریں اور دوسرے سال آپ ہمارے ساتھ مل کر ہمارے معبودوں کی پرستش کیا کریں یہ تجویز سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"معاذ الله ان نشرک بالله عبده"(12)

"میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں۔"

اللہ رب العالمین نے کفار مکہ اس گفتگو پر فرمایا:

"لا أعبد ما تعبدون ٥ولا أنتم عابدون ما أعبد ٥ولا أنا عابد ما عبدتم ٥ولا أنتم عابدون ما أعبد ٥لكم دينكم ولي دين٥ "(13)

"آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ کو نازل کرنے کے بعد اور آنحضرت ﷺ کے درج بالا فرمان مقدس نے ان کی ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیا اور انہیں ہمیشہ کے لیے مایوس کر دیا۔

غریب صحابہ کرام سے نفرت:

3۔ولید بن مغیرہ اور قریش کے دوسرے سرداروں کا نبی کریم ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے کا سبب غریب اور مفلس لوگوں کا آپ کے قریب ہونا بھی تھا وہ اس بات کو اپنے لیے عار سمجھتے تھے کہ ہم ان کے ساتھ جا کر بیٹھیں یا وہ ہمارے ہم پلہ ہو جائیں۔اس لیے سرداران قریش ان کی ہنسی اڑاتے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے کہتا:

"یہ لوگ اس شخص کے ساتھی ہیں یہ جیسے کچھ تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب میں سے انہی لوگوں کو ہدایت و حق کی نعمت دے۔محمد ﷺ جس چیز کو لائے ہیں وہ اگر نیکی ہوتی تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے آگے نہ بڑھتے اور ہمیں چھوڑ کر اللہ انہیں اس نعمت سے مخصوص نہ کرتا۔"

" وانذر به الذين يخافون ان يحشروٓا الٰى ربهم ۙ ليس لهم من دونه ولى ولا شفيع لعلهم يتقون ٥ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشى يريدون وجهه ما عليك من حسابهم من شیءٍ وما من حسابك عليهم من شیءٍ فتطردهم فتكون من الظالمين ٥وكذٰلك فتنا بعضهم ببعضٍ ليقولوا اهٰٓؤلآء من الله عليهم من بيننا اليس الله باعلم بالشاكرين ٥واذا جآءك الذين يؤمنون بأياتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم علٰى نفسه الرحمة انه من عمل منكم سوٓءًا بجهالةٍ ثم تاب من بعده ٖ واصلح فانه غفور رحيم ٥"(14)

"اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں، خاص اس کی رضامندی کا مقصد رکھتے ہیں ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں تو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح رکھے تو اللہ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔"

درج بالا وجوہات نے اور غرور و تکبر نے اس کو راہ حق کی طرف نہ آنے دیا اور اپنے اسی کفر کو لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ولید بن مغیرہ کا انجام بھی وہی ہوا جو دوسرے شرانگیز کفار مکہ کا ہوا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کو کو اس وقت اپنی گرفت میں لے لیا جب یہ حد سے بڑھ گیا۔

ولید بن مغیرہ اللہ کی گرفت میں:

ولید بن مغیرہ اور دوسرے سرداران قریش نے جب نبی اکرم ﷺ دعوت توحید کو رد کرنا اپنا معمول بنا لیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے رویوں کو دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين oانا كفيناك المستهزئين oالذين يجعلون مع الله الٰهًا اٰخر ۚ فسوف يعلمون oولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون oفسبح بحمد ربك وكن من الساجدين oواعبد ربك حتٰى ياتيك اليقين o ''(15)

''اے نبی ﷺ جو حکم آپ کو دیا گیا ہے اسے صاف صاف بیان کریں اور مشرکین کی جانب سے اپنی توجہ ہٹائے آپ کی حفاظت کے لیے ان مذاق اڑانے والوں کو ہم دیکھ لیں گے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں پس وہ قریب میں جان لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہونے والا ہے۔''

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ درج بالا آیات مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ان کے نام یہ ہیں الاسود بن عبد المطلب، ولید بن مغیرہ، عمرو بن ھصیص، العاص بن وائل اور الحارث بن الطلاطلہ۔(16)

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پانچ آدمیوں کی زندگی کو دنیا میں دکھ، تکلیف اور اذیت میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلے سے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو بذریعہ حضرت جبرائیلؑ باخبر کر دیا۔ جس طرح کے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ آئے اور آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے جب آپ ﷺ کے پاس سے الاسود بن عبد المطلب گزرا تو حضرت جبرائیلؑ نے اس کے منہ پر ایک سبز رنگ کی کوئی چیز پھینکی تو وہ اندھا ہو گیا اور الاسود بن عبد لفوث آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس کے پیٹ کی جانب حضرت جبرائیلؑ ے اشارہ کیا تو وہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اس بیماری کی وجہ سے اس کا پیٹ پھول گیا جس کی بدولت اس کی موت واقع ہو گئی۔ اسی دوران جب ولید بن مغیرہ گزرا تو حضرت جبرائیلؑ نے اس کے ایک زخم کی طرف اشارہ کیا جو اس کے پاؤں کے نیچے تھا۔ یہ زخم اس کو برسوں پہلے لگا تھا جس کا سبب یہ تھا کہ ایک بار وہ بنی خزاعہ کے ایک شخص کے پاس سے گزرا تھا جو اپنے تیر درست کر رہا تھا ان تیروں میں سے ایک تیر اس کے تہمد میں اٹک گیا اور اس کے پاؤں میں خراش لگ گئی اور وہ خراش کچھ زیادہ نہ تھی پس یہی زخم پھوڑا بن گیا اور اسی زخم کی بدولت موت واقع ہو گئی۔ عاص بن وائل آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو حضرت جبرائیلؑ نے اس کے پاؤں کے تلوے کی جانب اشارہ کیا اس کے بعد جب وہ اپنے گدے پر سوار ہو کر طائف کو جانے کے ارادے سے نکلا تو اس کا گدھا ایک خاردار درخت پر بیٹھ گیا تو اس کے پاؤں کے تلوے میں کانٹا چبھ گیا جو اس کی موت کا سبب بن گیا۔ اسی طرح جب حارث بن الطلاطلہ آپ کے پاس سے گزرا تو اس کے سر کی جانب حضرت جبرائیلؑ نے اشارہ کیا تو اس کے سر میں درد شروع ہوا اور پھر درد کے بعد سر سے پیپ نکلنا شروع ہو گئی اور اس کی بھی موت واقع ہو گئی۔(17)

اس طرح اللہ رب العالمین نے کفر و شرک اور پیغمبر کے ساتھ برا سلوک کرنے والوں کو عبرتناک انجام تک پہنچا دیا، یہ بڑے بڑے سردار حضرت جبرائیلؑ کے ایک شارے کی بھی تاب نہ لا سکے اور حالت گمراہی میں چند سالہ عیش و عشرت والی زندگی گزار کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کا ایندھن بن گئے۔

ولید بن مغیرہ کی موت:

ولید بن مغیرہ حالت کفر ہی میں ہجرت نبوی کے تین ماہ بعد پچانوے سال کی عمر میں فوت ہوا، اس کو مکہ میں حجون کے مقام پر دفن کر دیا گیا۔ اس نے مرتے وقت اپنے بچوں کو بلایا اس وقت تین تھے ہشام بن الولید، ولید بن ولید اور خالد بن ولید اور ان کو بلا کر کہا:

"اے میرے بچوں میں تمہیں تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں اور ان کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ بنی خزاعہ سے میرے خون کا بدلہ لیے بغیر نہ چھوڑنا حالانکہ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ وہ اس سے بری ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ اس کے سبب سے آج کے بعد تمہیں گالیاں دی جائیں گی اور بنی ثقیف پر جو سود کی رقم ہے اس کو بھی لیے بغیر نہ چھوڑنا اور میری تیسری وصیت تمہیں یہ ہے کہ ابواز بہر الدوسی پر شرمگاہ کے متعلق جو میرا خون بہا ہے وہ بھی تم سے چھوٹ نہ جائے۔" (18)

اس وصیت کے چند دن بعد ولید بن مغیرہ زندہ رہا اور آخر موت نے آکر اسے گھیر لیا۔

ولید بن مغیرہ کی وصیت کی وضاحت:

ابواز بہر الدوسی:

ابواز یہر قبیلہ دوس کا رہنے والا تھا۔ اس کا اور ولید بن مغیرہ کا آپس میں کافی مضبوط تعلق تھا۔ اسی تعلق اور دوستی کی بدولت اس نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح ولید سے کر دیا۔ پھر چند وجوہات کی وجہ سے اس نے اپنی بیٹی کو ولید کے گھر نہ جانے دیا اور اپنے گھر روکے رکھا حتیٰ کہ ولید کی موت واقع ہو گئی، ہشام بن ولید نے اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے ابواز یہر دوسی پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ [1]سوق المجاز کے میلے میں موجود تھا۔

ہشام بن ولید نے اس کو اپنے باپ کے خون بہا کے بدلے میں قتل کر دیا۔ ابوسفیان بن حرب جس کی ابواز یہر دوسی سے سسرال رشتہ داری تھی اس کے بیٹے ولید بن ابوسفیان نے جب اسے قتل ہوتے ہوئے دیکھا تو گھر جا کر ابوسفیان کو بتایا لیکن ابوسفیان نے قریش کے کسی بڑے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے یہ کہہ کر اپنے بیٹے کی بات کو نظر انداز کر دیا کہ ہم عرب پر قبیلہ دوس کی رشتہ داری کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ (19)

ولید نے مرتے وقت قبیلہ بنی ثقیف کے بارے میں سود کے حصول کے متعلق جو وصیت کی تھی اس کو پورا کرنے کے لیے خالد رضی اللہ عنہ بن ولید نے قبیلہ بنی ثقیف سے رابطہ کیا تو بنی ثقیف کے لوگوں نے جو اس وقت اسلام قبول کر چکے تھے، سود ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اسلام کی کمائی سے سود ادا نہیں کریں گے اس طرح ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا حضرت عتاب بن اسید جو کہ مکہ کے عامل تھے انہوں نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لیے مقدمہ لکھ کر نبی کریم ﷺ کی طرف رسائل کر دیا اس پر قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

---

[1]سوق المجاز ایک تجارتی مرکز تھا، حج کے موقع پر زائرین کعبہ اور اہل مکہ یہاں آکر خرید و فروخت کرتے تھے۔

" یآ ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربآ ان کنتم مؤمنین Oفان لم تفعلوا فاذنوا بحربٍ من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون "(20)

"اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا ہے اور سودا گر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمانے کا پس اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمہارے واسطے ہی اصل مال تمہارا نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سن کر حضرت خالد بن ولید جو کہ اس وقت ایمان لا چکے تھے، نے توبہ اور اپنا تمام سود چھوڑ دیا۔ اس آیت مبارک نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے سیدنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید سے فرمایا:

"اب تمھیں صرف راس المال لینے کا حق ہے۔"(21)

بنی خزاعہ سے خون بہا کا تقاضا:

جب ولید بن مغیرہ مر گیا تو اس کے بیٹوں اور اس کے قبیلے بنو مخزوم نے بنو خزاعہ سے خون بہا کا بدلہ لینے کے لیے حملہ کر دیا اور کہا کہ تمہارے آدمی کے تیر نے اس کو مار ڈالا لیکن بنی خزاعہ نے اس بات سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے درمیان اشعار کے ذریعے مقابلہ ہوا۔ قبیلہ بنو مخزوم کی طرف سے عبداللہ بن ابی امیہ اور بنو خزاعہ کی طرف سے جون بن، بی جون نے اشعار پیش کیے دونوں کے اشعار میں سے چند ایک کچھ یوں ہیں:

عبداللہ بن ابی امیہ کے اشعار:

1-انی زعیم ان یسرو فتھد ھواوان تتدکو الظھدان تعوی ثعالیہ

میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ تم (اپنے وطن) سے چلے جاؤ اور بھاگ جاؤ مقام ظہران کو (ویران کر) چھوڑو کہ اس کی لومڑیاں (اس میں) چیختی چلاتی رہیں۔

2-انی زعیم ان یسرو فتھد ھواوان تتدکو الظھدان تعوی ثعالیہ

اور وادی اطرقا کے کنارے کے چشمہ کو چھوڑ دو اور پیلو کے درختوں کے مقامات میں سے کسی اچھے مقام کی تلاش کرو۔

3-فاازا ازاس لاتطل رجائناولایتعالی صاعدا من نحادیہ

کیونکہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہمارا خون مباح نہیں ہوا کرتا اور جس سے ہم بر سر جنگ ہوتے ہیں وہ سر بر آوردہ نہیں ہو سکتی۔

عبداللہ بن ابی امیہ کے اشعار کے جواب میں قبیلہ بنو خزاعہ کے جون بن ابی جون نے درج ذیل اشعار کہے:

1-واللہ لا نوئی الولید ظلامۃ ولماترو یوماندول کو کبۃ

ولید کے (اپنے ہاتھوں) آفت میں مبتلا ہونے کا عوض تو واللہ ہم نہیں دیں گے اور ابھی تم نے ایسا سخت معرکہ تو دیکھا ہی نہیں جس کے تارے ٹوٹ پڑیں۔

2-ویصرع منکم مسمن بعد امسمنوتفتح بعدا الموت قسدا فشادیۃ

اور تم میں سے ایک بھی ایک چربی والا یکے بعد دیگرے بچھڑتا چلا آئے اور اس کے مرنے کے بعد اس کا بالا خانہ زبردستی کھولا جائے یعنی اس کے محل پر دوسروں کا قبضہ ہو جائے۔

3-اذما اكنم خيز كم وخز يداكمماكلكم باكى الوليد و ناديه

جب تم اپنی روٹی اور حریرہ کھالو گے تو پھر تم میں سے ہر ایک ولید پر گریہ وزاری کرے گا۔(22)

ان اشعار کے بعد دونوں قبیلوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بنو خزاعہ کچھ خون بہا ادا کر دیں اور بنو مخزوم کچھ حصہ سے دست بردار ہو جائیں۔ لیکن ولید بن مغیرہ نے اپنی وصیت میں جس بدنامی کے خدشے کا اظہار کیا تھا وہ بدنامی ہو کر ہی رہی۔(23)

خلاصۃ البحث:

مقالہ ہذا کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ولید بن مغیرہ قریش مکہ میں صاحب عقل و فہم اور بڑا فصیح اللسان خطیب مانا جاتا تھا اور اس کو مکہ مکرمہ میں جو عزت و مقام حاصل تھا وہ کم ہی لوگوں کو نصیب ہوا عربوں میں سخاوت وفیاضی کا جو نمایاں عنصر پایا جاتا تھا اس کی جھلک اس کے کردار میں روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے۔ شرافت و سخاوت سمیت دانش مندی وفراست کو پرکھنے کے لیے اس کے کیے گئے فیصلے مثلاً چور کے ہاتھ کاٹنا، خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے قبل جوتوں کا اتارنا اور بارشوں کے پانی سے بیت اللہ کی مقدس ومطہر عمارت کو محفوظ و مکرم رکھنے کے لیے نئے سرے سے تعمیر کرنا جیسے عظیم الشان منصوبے اس کی ذہانت و لیاقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ اپنی انہی خوبیوں اور خصائص کی بدولت قریش کا پھول اور عدل کہلاتا تھا۔

ولید بن مغیرہ کی شخصیت، عزت و منزلت کو مد نظر رکھتے ہوئے آنحضرت محمد ﷺ نے بحیثیت داعی اسلام بھرپور کوشش کی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جتنی صلاحیتوں اور خوبیوں سے اس کو نوازا ہے ان کی بدولت اس کا دل توحید الہٰی اور نور ایمان سے منور ہو جائے۔ نبی مکرم ﷺ ہمیشہ کسی ایسے موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کب اس دین الہٰی کا پیغام پہنچایا جائے۔ ولید بن مغیرہ کو راہ خداوندی پر لانے کے لیے سرکار دو عالم ﷺ نے اس سے علیحدہ ملاقاتیں بھی کیں مگر قبائلی تعصب ہٹ دھرمی چودھراہٹ، غریبوں سے نفرت اور غرور و تکبر کی بدولت وہ نہ صرف اسلام کی نعمت عظمیٰ سے محروم ہا بلکہ مکی عہد نبوی میں ہر وہ کوشش وتدبیر جس سے اسلام کے مقدس ومطہر پیغام کو پھیلنے سے روکا جائے اس کے لیے اس نے ایک علمبردار کی حیثیت سے کام کیا۔ جناب ابو طالب کے پاس جانے والے قریشی وفود ہوں یا پھر نبی معظم ﷺ کی دعوت و تبلیغ کو روکنے کے لیے کوئی واضح پالیسی اختیار کرتی ہو یا پھر ہجرت حبشہ سے مسلم مہاجرین کو واپس لانا ہو۔ اس میں اس کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔

ولید بن مغیرہ نبی رحمت ﷺ سے عداوت و تعصب کی بدولت نور ایمان سے محروم و بے مراد رہا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی حکمت و مشیت کے تحت اس کی اولاد میں سیدنا ولید بن ولید اور خالد بن ولید جیسی عظیم المرتبت برگزیدہ شخصیات پیدا کر دیں۔ یہ حکمت خداوندی ہے یا پھر داعی اعظم محمد ﷺ کی بارگاہ خدا میں مانگی ہوئی پر خلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ باپ جتنا بڑا مخالف اسلام ثابت ہوا بیٹا اس سے زیادہ

حفاظت اسلام کرتا ہوا تاریخ انسانیت نے دیکھا۔

مختصر یہ کہ قیامت کے دن یہ منظر بھی بڑا عجیب و غریب ہو گا کہ باپ مخالفین اسلام کی صف کا امام ہو گا اور بیٹا سیف اللہ جیسے نصیب کی بدولت رسول رحمت ﷺ کے وفادار غلاموں کی صف میں بطور سالار اعلیٰ کی حیثیت سے کھڑا ہو گا۔

References

1. Dr. Muhammad Hameed Ullah, Rasool Akram (ﷺ) ki Siasi Zindgi, Karachi: Dar-ul-Ashat, 2003, V.1, P.35
2. Shibli Abu Zaid, Allah ki Talwar, Lahore: Dar-ul-Iblag Publishers, 2004, V.1, P.73
3. Ibn Hasham, Al-Seerat Al-Nabvia, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa, V.1, P.2
4. Ibn ul Aseer, Abu-al-Hassan Ali Bin Muhammadl Bin Abadul Kareem: Al-kamil fi altareekh, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Sadar, 1979, V.3,P.115
5. Tibri, Abu Jaffar Muhammad Bin Tibri, Tareek Al-o-mum wa almlook, Bairoot, Labnan: Al-Kutab Al-Elmia, 1975, V.1, P.220
6. Ibn Kaseer, Abu al Fida Ismail Bin Umar: Albadaya wa-al-nahaya, Bairoot, Labnan: Dar-ul-fikr, 1998, V.1,P.274
7. Ibn-al-Kaseer, Al-seerat Al-Nabvia, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa,V.1,P.274
8. Surah Al-Mudasir:10-28
9. Ibn Kaseer, Abu alfida Ismail, Tafseer Al Quran al-Azeem, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa, 1980, V.4, P.244
10. Surah Abs: 1-13
11. Surah Zukhraf: 31
12. Al-Zahri, Muhammad Karam Shah, Peer, Zia ul Quran, Lahore: Zia ul Quran Publications, 2002, V.5, P.692
13. Surah Al-Kafroon: 1-6
14. Surah Al-Anaam:51-54
15. Surah Al-Hjr:94-99
16. Ibn Hashaam, Al-Seerat Al-Nabvia, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa, P.359
17. Sahaili, Abdul Rehman Bin Abdullah, Alrooz Alnaaf, Lahore: Zia ul Quran Publications, 2002, V.2,P.145
18. Ibn Ishaq, Abu Abdullah Bin Ishaq, Al-Seerat Al-Nabvia, Misar, Qahira: Dar-al-Fikr, 1995, P.166
19. Ibn Hashaam, Al-Seerat Al-Nabvia, Misar, Qahira: Dar-al-Fikr, V.1,P.362
20. Surah Al-Bakra: 278-279
21. Imam Ibn Kaseer, Tafseer Ibn Kaseer, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa, V.1,P.475
22. Ibn Hashaam, Al-Seerat Al-Nabvia, Misar, Qahira: Dar-al-Fikr, V.1,P.361
23. Sahaili, Al-Rooz Al-Anaf, Bairoot, Labnan: Dar-ul-Marfa ,V.2, P.245